کتاب نما

روشنی کی لکیریں، محمد قطب۔ ترجمہ: ابو مسعود اظہر ندوی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی نمبر۶۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

قرآنی آیات کی طرح احادیث رسول پاکؐ کی تشریح و توضیح کا بھی ایک ذخیرہ اسلامی لٹریچر میں ملتا ہے۔ ہر دور کی اپنی ضرورت اور ہر شارح کا اپنا انداز ہے۔ بدر عالم میرٹھی کی "ترجمان السنہ" میں تفسیر کا انداز ہے تو مولانا منظور نعمانی کی "معارف الحدیث" میں آسان تشریح اور قلب کو متوجہ کرنے والا۔ افتخار احمد بلخی کی "جواہر رسالت" میں جواہر کی چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے تو خرم مراد کی "چند لمحات کلام نبوی کی صحبت میں" میں تزکیہ و تربیت کے اہم نکات کی طرف دل متوجہ ہوکر رہ جاتا ہے۔ "زندگی" میں سید حامد علی کے درس حدیث میں موضوع زیر بحث پر سیر حاصل بحث ملتی ہے تو راہ عمل میں جلیل احسن ندوی کے اشارات فکر و عمل پر ابھارتے ہیں۔ یہ تو چند نمونوں کی جھلک ہے ورنہ ہر مسلک کے ہر دینی رسالے میں احادیث کی تشریح کے سلسلے جاری ہیں۔ کلام رسول کا اعجاز ہے کہ ہر خوشہ چین خوب خوب پاتا اور تقسیم کرتا ہے۔ ہماری نظر تو صرف اردو تک ہے، جہاں بھی مسلمان ہیں، اپنی زبان میں خیر کے یہ چشمے جاری ہیں۔ عربی تو خود رسول اللہ کی زبان ہے۔ اس میں جو سرمایہ ہوگا اس تک تو عربی دان ہی پہنچ سکتے ہیں لیکن ترجمے تشنگان کی سیرابی کا کچھ سامان تو کرتے ہیں۔ بھارت کے ابو مسعود اظہر ندوی نے یہی خدمت انجام دی ہے اور محمد قطب کے مخصوص اسلوب میں حدیث کی تشریح، جس کی ایک جھلک ترجمان القرآن (اکتوبر ۹۵) میں عارفہ اقبال نے پیش کی تھی، شائقین کے لیے فراہم کر دی ہے۔

محمد قطب ایک حدیث کو لیتے ہیں اور پھر اس دور کے 'انسانی نفسیات کے پس منظر میں' خطابت کے جوہر دکھاتے، حدیث کے ہر پہلو کی طرف اشارے کرتے چلتے ہیں، ایسے پہلو جس طرف ایک عام قاری کا ذہن شاید نہ جائے۔ احادیث کے بارے میں ایک رائے یہ بھی ہے کہ صاف سیدھی، عام فہم اور دل میں اتر جانے والی باتیں، براہ راست رسول کے الفاظ میں موثر ہوتی ہیں، اور تشریح ان کو بوجھل کر دیتی ہے لیکن محمد قطب کی یہ کتاب اس رائے کو غلط ثابت کرتی ہے۔ ۲۰۸ صفحات کی کتاب میں گیارہ ابواب ہیں۔ گیارہ عموماً مختصر احادیث، جوامع الکلم کو موضوع بنایا گیا ہے لیکن پندرہ بیس

صفحات کے یہ مقالات قاری ہلکے پھلکے انداز سے پڑھتا چلا جاتا ہے اور حیران ہوتا ہے کہ ان کوزوں میں علم و حکمت کے کیسے کیسے دریا سموئے ہوئے ہیں۔ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے" پر گفتگو میں، علم کی اہمیت، فرض کا تصور، ہماری تاریخی روایت میں علم اور اہل علم کا مقام، علم کا تعمیری استعمال، یورپ میں علم کا تصور، سائنس اور دین میں ٹکراؤ، اور آج کا دور کہ علم صرف ذریعہ حصول رزق ہو کر رہ گیا ہے، کوئی پہلو بھی رہا نہیں ہے۔ اسی انداز سے 'قیامت آجائے تو بھی پودا لگا دو' دعا مانگی جائے اور دعا قبول نہ ہو' اللہ کی ذات کے بجائے مخلوقات پر غور' عبادت اس طرح کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے' جو کام کرو بہترین طور پر کرو' جس کی زیادہ مقدار حرام کم بھی حرام' شک پر سزا نہ دینا' جہاز کی نچلی منزل والوں کو سوراخ کرنے سے نہ روکنا وغیرہ پر موتی بکھیرے گئے ہیں اور ترجمے کی تحسین ہونی چاہیے کہ کہیں روانی اور بہاؤ متاثر نہیں ہوتا۔

مصنف کا پیش لفظ بھی ایک فکر انگیز اور عمل انگیز تحریر ہے جس میں رسول اللہؐ کی شخصیت اور تعلیمات کو اس دور میں سمجھنے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ مصنف کے بقول "میرے ذہن میں جب رسول اللہؐ کا خیال آتا ہے تو وہ فضا میں معلق ایک خیالی تصویر کی حیثیت سے نہیں بلکہ مجسم عملی حقیقت کی صورت میں آتا ہے"۔ کتاب کا مطالعہ قاری کو اس تصور میں شریک کر دیتا ہے۔ (مسلم سجاد)

ان کی باتیں، ہماری یادیں، ایس این خان۔ ناشر: مصنف، اے، ۱۴۷ بلاک ڈی۔ شمالی ناظم آباد، کراچی۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: درج نہیں۔

ایس، این، خان صاحب نے آپ بیتی کو صیغہ واحد متکلم کے بجائے صیغہ واحد غائب میں تحریر کرنے کا نادر اسلوب اپنایا ہے یعنی ایس، این، خان نے شہزاد نبی خان کے حالات لکھے ہیں۔ بظاہر یہ ایک عام پاکستانی مسلمان کے نجی حالات ہیں جس نے چالیس سال الیکٹرک سپلائی کارپوریشن میں ملازمت کی لیکن عام نوعیت کی اس آپ بیتی میں بھی قاری کے لیے بہت سے سبق آموز پہلو ملتے ہیں۔ شہزاد نبی خان نے پاکیزہ اور دیانت دارانہ زندگی گزاری، مشکلات اور آزمایشوں کے مقابلے میں ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیا۔ ملازمتی زندگی میں ان پر بعض زیادتیاں بھی ہوئیں مگر وہ کبھی مشتعل نہیں ہوئے اور صبر و حکمت کے ساتھ صورت احوال سے عہدہ برآ ہوتے رہے۔ چنانچہ انھیں اللہ نے نقصانات سے بچائے رکھا۔

بعض باتوں کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ دسویں جماعت میں سکول میں گروپ فوٹو ہونے والا تھا۔ شہزاد نبی نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کو ایک خط لکھا اور ان کی ہدایات کے مطابق اپنے آپ کو اس گروپ میں شامل نہیں کیا۔ (ص ۳۵) انسپکشن کے لیے بعض افسر انجینئر کراچی سے باہر جاتے

تھے۔ یہ مقررہ واجبات کے علاوہ بھی کئی طرح کے بل محکمے کو پیش کرتے۔ کوئی صاحب اپنے سیلپنگ سوٹ خریدنے کا بل پیش کر رہے ہیں۔ کوئی لاہور میں سٹیج ڈراما دیکھنے کا ٹکٹ پیش کر رہا ہے۔ کوئی ایک کلو مٹھائی خریدنے کا اور لاہور سے گوجرانوالہ ٹیکسی کے ذریعے سفر کرنے کا بل۔ شہزاد نبی خان نے اس طرح کے بل روکے بلکہ مشیر مالیات سے بھی بل روکنے کے لیے احکامات حاصل کیے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق تھی جو کام آئی ورنہ اس سے قبل کسی نے یہ کام نہ کیا تھا۔ (ص ۹۰) ۔۔۔ (بعد میں بھی کم ہی لوگوں نے یہ کیا، ورنہ یہ نوبت نہ آتی)۔

شہزاد نبی خان حلقہ ادب اسلامی کراچی کی نشستوں میں بھی سرگرمی سے شریک ہوتے رہے۔

۱۹۷۲ء کا ایک مشاہدہ: (یہ ذوالفقار علی بھٹو کا دور حکمرانی تھا) چوبیس گھنٹے کے لئے تربیلا ڈیم کی کالونی میں قیام کیا۔ کالونی میں قیام کے دوران میں شہزاد نبی خان نے دیکھا کہ سبزیاں، دودھ، دہی بلکہ تمام چیزیں پلاسٹک کے سربند پیکٹوں میں غیرملک سے آرہی ہیں۔ ہر بنگلے میں کئی کئی ایرکنڈیشنر لگے ہوئے ہیں۔ (ص ۷۰) ۱۹۳۸ء میں اتاترک کی وفات پر اجمیر میں پرانی منڈی کی مسجد سے متصل دالان میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ ایک بورڈ آویزاں کیا گیا جس پر لکھا تھا "قرآن خوانی برائے ایصال ثواب کمال اتاترک"۔ (ص ۳۲) یوں اس آپ بیتی سے برعظیم اور پاکستان کی تاریخ، سیاست، تہذیب اور معاشرت وغیرہ سے بھی ایک حد تک آگاہی ہوتی ہے۔

شہزاد نبی ۱۹۴۱ء سے "ترجمان القرآن" کے قاری ہیں۔ کیا وہ قدیم ترین قاری ہیں؟ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

شان قرآن مجید، عبدالرزاق جانگرا۔ ملنے کا پتا: یونائیٹڈ کارپوریشن، پہلی منزل، ادب منزل، اردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۲۷۴۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

کم و بیش ڈیڑھ سو عنوانات (شان رحیم و کریم، شان رحمت دو عالمؐ، شان قرآن، شان صحابہؓ، حقیقت توحید، قربانی، رزق حلال، بہادری، جھوٹ، ریاکاری، یتیموں سے حسن سلوک، جہنم، تلاوت قرآن کے آداب وغیرہ) کے تحت قرآنی آیات مع ترجمہ و مختصر توضیحات اور متعلقہ احادیث۔ بعض عنوانات کے تحت ضمنی عنوانات جیسے اسلام کا نظام تعلیم کے تحت تعلیم کی اہمیت، تعلیمی بنیادیں، تصور علم، مقصد تعلیم، توازن، تعمیر سیرت، تکمیل حیات، جداگانہ تعلیم۔ آیات کا متن مکمل دیا جاتا تو بہتر تھا، قاری تلاوت سے محروم نہ رہتا۔ ابتدا میں شامل تقاریظ میں بعض علماء نے مولف کی کاوش کو سراہا ہے۔ (ر۔ ہ)

جب حضورؐ آئے، مرتبہ محمد متین خالد۔ ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو بازار، لاہور۔ صفحات:

- قیمت: ۱۵۰ روپے۔

سیرت پاک پر اپنی نوعیت کی منفرد تالیف ہے جس میں مولانا احمد رضا خان بریلوی سے سید محمد جعفر رضا تک ' ۹۰ اہل قلم کی وہ نگارشات جمع کی گئی ہیں جو ولادت باسعادت کے حوالے سے سپرد قلم کی گئیں۔ بیشتر انتخاب ا' ۲ یا ۳ صفحات پر مشتمل ہیں' چند طویل بھی ہیں' خصوصاً جیلانی بی اے کا (۳۲ صفحات)۔ کسی کے لیے بھی اپنے محبوب کا بیان ایک جاں فزا عمل ہے ' یعنی اردو زبان پر قدرت رکھنے والوں نے جس جس انداز سے بیان کیا ہے ' اور پھر جب بیان قاری کے اپنے محبوب کا ہو' بس پوری کتاب ایک کیفیت میں پڑھی جاتی ہے اور اپنا تاثر چھوڑتی ہے۔ یہ موضوع بھی عجب موضوع ہے ' نہ لکھنے والے سیر ہوتے ہیں نہ پڑھنے والے۔ ایک ہی خوبصورت کتاب میں شبلی نعمانی' ابوالکلام آزاد' مناظر احسن گیلانی اور بہت سے دیگر معروف اور غیر معروف اہل قلم کے ساتھ بہترین لمحات فراہم کرنے پر محمد متین خالد 'تحسین کے مستحق ہیں۔ حیرت ہے کہ "تفہیم القرآن" کے ناشرین کی شائع کردہ اس کتاب میں سید ابوالاعلیٰ مودودی جگہ پاسکے ' نہ مولانا ابوالحسن علی ندوی۔ آخر کے ۶ صفحات میں ' مرتب کی جانب سے حضور رسالتمآبؐ کے تقریباً ایک ہزار القاب و آداب غیر معمولی چیز ہے۔ اچھا ہوتا کہ وہ ہر تحریر کو عنوان دیتے' مصنف کا نام نیچے درج کرتے اور حوالہ بھی۔ ان کے زرخیز ذہن کے لیے یہ مشکل نہ ہونا چاہیے تھا۔ (م - س)

سر تسلیم خم ہے ' مولف: جیفرے لینگ - اردو ترجمہ: ڈاکٹر تصدق حسین راجا۔ ناشر: مکتبہ دانیال حیدر راجا' ۴ ۱۱۱۔ اے سٹریٹ: ۵۵۔ جی ۱۰/۳ اسلام آباد۔ صفحات: ۴۱۲۔ قیمت: ۱۹۰ روپے / ۸ امریکی ڈالر۔

یہ کتاب ایک امریکی نو مسلم ڈاکٹر جیفرے لینگ کی خود نوشت Struggle to Surrender کا اردو ترجمہ ہے۔ وہ کینکٹی کٹ میں پیدا ہوئے ' ریاضی کے مضمون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور آج کل ایک امریکی یونی ورسٹی میں تدریس میں مشغول ہیں۔ وہ ۱۹۸۲ء میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ پہلے باب میں مصنف تفصیلاً بتاتے ہیں کہ وہ دس سال تک ایک خواب دیکھتے رہے۔ یہ خواب جب حقیقت بن کر سامنے آیا تو اس نے میری زندگی کا رخ بدل دیا۔ دوسرے باب میں قرآن کے حوالے سے مصنف نے متداول عقائد کے ساتھ ساتھ اپنے احساسات درج کیے ہیں' تیسرے باب میں آنحضرتؐ کی سیرت خصوصاً حقوق العباد' حسن خلق کے علاوہ احادیث کی اقسام اور اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ چوتھے باب میں خاندان' عورت کی گواہی اور تعلیم اور پانچویں باب میں مسلم مسیحی مکالمے اور اسرائیلی فلسطینی تنازع جیسے موضوعات پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر جیفرے نے مغربی معاشروں میں مقیم مسلمانوں کے طرز عمل کو دیکھ کر کچھ سوالات اٹھائے ہیں - ان کی معلومات کا تمام تر ماخذ انگریزی زبان میں موجود کتابیں ہیں جو زیادہ تر مستشرقین نے لکھی ہیں - کبھی کبھار خود کلامی کا گمان بھی گزرنے لگتا ہے - ابھی سان فرانسیسکو کی بات چل رہی ہے ابھی ذاتی واقعات شروع ہوگئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی مسلم معاشرت کے کسی پہلو کو اجاگر کیا جارہا ہے - چوں کہ موصوف ریاضی دان ہیں اس لیے بات سے بات نکالتے چلے جاتے ہیں اور کبھی کبھار تحریری پیرایہ اس قدر طویل ہوجاتا ہے کہ پڑھنے والا الجھن اور بوریت کا شکار ہونے لگتا ہے - ڈاکٹر موصوف پر فلسفے کا بھی غلبہ ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ فلسفیانہ طرز اظہار و خیال بار بار نمایاں ہورہا ہے - پیش لفظ میں ڈاکٹر جیفرے نے تسلیم کیا ہے کہ نہ وہ ماہر ادیب ہیں اور نہ عالم دین' وہ تو امریکہ میں مقیم غیر مسلموں اور نو مسلموں کو اسلام کی بنیادی تعلیمات سمجھانا چاہتے ہیں - اس کتاب کا سب سے دلچسپ پہلو امریکی زندگی کے وہ مختلف اور متنوع پہلو ہیں جن سے اسلام کے نظام خصوصاً خاندانی نظام کی برتری ثابت کی ہوتی ہے -

ڈاکٹر تصدق حسین راجا عرصہ دراز سے قلم و قرطاس سے وابستہ چلے آرہے ہیں - اس کتاب کو اردو میں ڈھالنے کے لیے انھوں نے شدید محنت کی ہے اور چند مقامات پر انھوں نے انگریزی الفاظ کا غالباً لفظی ترجمہ کر دیا ہے جو انگریزی میں تو بالکل قابل فہم ہے مگر یہ اردو اسلوب نہیں ہے - کہیں کہیں طویل جملے اور بلاعنوان پیرے بھی کھٹکتے ہیں - مجموعی طور پر راجا صاحب نے اس ترجمے کے ذریعے ایک مفید خدمت انجام دی ہے - طباعت اچھی اور سرورق خوب صورت ہے - (محمد ایوب منیر)

سفر دیدہ نم' صاحبزادہ طارق محمود - ناشر: مکتبہ لولاک' جامع مسجد محمود' ریلوے کالونی' فیصل آباد - صفحات: ۱۳۶ - قیمت: ۷۵ روپے -

برطانیہ کے تبلیغی دورے سے واپسی پر جولائی ۱۹۹۴ء میں مصنف کو حرمین شریفین کی زیارت اور ادائے عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی - زیر نظر کتاب اسی سفر کی روداد پر مشتمل ہے - مصنف نے قلبی کیفیات و جذبات اور مشاہدات و معلومات کو بڑی روانی اور عمدہ اسلوب میں پیش کیا ہے - آثار و مقامات کے بیان میں انھوں نے "بیسیوں سفرناموں سے رہنمائی" بھی حاصل کی ہے - اس طرح اس سفرنامے سے ہمیں مولف کے ذاتی تاثرات اور مشاہدات کے ساتھ ساتھ تاریخی تفصیل بھی ملتی ہے -

صاحبزادہ صاحب اچھی اور ادیبانہ نثر لکھنے کی قدرت رکھتے ہیں مگر ان کے اسلوب پر عقیدت اور وارفتگی کا والہانہ پن غالب آجاتا ہے اور تحریر خطابت کا رنگ اختیار کرلیتی ہے' جس سے بیان و اسلوب کا داخلی پہلو مجروح ہوتا ہے - کتاب بہت خوب صورت چھپی ہے - اور ہر اعتبار سے لائق

مطالعہ ہے۔ (ر - ۵)

دلی دور نہیں' انور سدید۔ ناشر: مقبول اکیڈمی 'لاہور۔ صفحات: ۳۰۸۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

جناب انور سدید اردو کے نامور ادیب' نقاد' مورخ ادب' انشائیہ نگار اور کالم نویس ہیں۔ ادھر ان کی توجہ صحافت و اخبار نویسی کی طرف زیادہ ہے مگر انھوں نے ادب و تنقید کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ ۱۹۸۴ء میں انھیں غالب انسٹی ٹیوٹ' دہلی کی مجلس مذاکرہ میں مقالہ پڑھنے کی دعوت ملی تھی۔ زیر نظر کتاب اسی سلسلے میں سفر دہلی کی روداد پر مشتمل ہے۔

انور سدید ایک مشتاق اور فطری ادیب ہیں۔ بات کہنے کا سلیقہ اور ڈھنگ جانتے ہیں۔ ابتدائی ۳۵' ۴۰ صفحات میں تو وہ لاہور اور اسلام آباد ہی میں گھومتے اور باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ قاری کو احساس ہوتا ہے کہ دلی واقعی دور ہے۔ ان کا یہ سفر ڈاکٹر وزیر آغا کی ہمراہی میں تھا۔ اس لیے انھیں دہرا فائدہ ہوا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ ساتھ انھوں نے وزیر آغا کے مداحوں سے بھی خوب خوب ملاقاتیں اور باتیں کیں۔ بھارت کے اس دس روزہ سفر میں یہ حضرات دن رات ادیبوں اور ادب نوازوں کے گھیرے ہی میں رہے۔ غالب مجلس مذاکرہ سے جو دن بچے ان میں بھی دعوتیں' باتیں' بحثیں' اور تبادلہ خیال ہوتا رہا' جن کا واحد موضوع تھا: ادب' تنقید' ادبی رسائل اور ادبی سیاست۔ ہوٹل کے کمرے میں' ناشتے کی میز پر' کھانے کی دعوتوں میں یا ٹیکسی میں سفر کرتے ہوئے سلسلہ کلام کہیں بھی نہیں رکتا۔ انور سدید نے گفتگوؤں کی ان تفصیلات کو اس خوبی سے صفحہ قرطاس پر اتارا ہے جیسے کسی فیتے سے مکالمے ہو بہو نقل کروائے ہوں۔ بیچ بیچ میں ان کے ذاتی تاثرات اور تبصرے جن میں احمد ندیم قاسمی اور ڈاکٹر سلیم اختر کا ذکر ناگزیر تھا۔ مگر پورے سفر نامے میں تلخی نام کو بھی نہیں۔ لکھنے والے نے توازن اور شگفتہ نگاری کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ یہ ان کی بڑی کامیابی ہے۔ ادب بذات خود ایک وسیع و عریض موضوع ہے جس کی اپنی سیاست ہے اور بے شمار متنوع پہلو ہیں۔ سو مصنف کا قلم اسی دائرے تک محدود رہا۔ زیادہ سے زیادہ دلی کی سڑکوں' ہوٹلوں یا فٹ پاتھوں کا کہیں تھوڑا بہت ذکر آ گیا۔ یہ ایک ادبی سفر کی دلچسپ روداد ہے۔ جو لوگ ہندوپاک کی ادبی صورت حال پر نظر رکھتے ہیں اور یہاں وہاں کے ادیبوں' شاعروں اور نقادوں اور ان کے کام سے واقف ہیں' وہی اسے پڑھتے ہوئے حقیقی لطف اٹھائیں گے (ر - ۵)

اپنی نماز درست کریں' از محمد انور علوی۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۵۶۔ قیمت: ۱۲ روپے۔

نماز کے بارے میں ہر طرح کی کتاب ملتی ہے لیکن یہ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں تمام

متفقہ امور و نکات 'ربط و ترتیب کے ساتھ عملی نقطہ نظر سے بیان کیے گئے ہیں۔ جو بھی غلط نماز پڑھتا ہے 'اور ایسے لوگ کم نہیں ہیں 'اسے ضرور نماز درست کرنا چاہیے۔ لیکن معلوم کیسے ہو؟ اس کے لیے 'یہ کتاب پڑھیے۔

اچھا ہوتا کہ بات واضح کرنے کے لیے تصویر نہ سہی شکلوں سے مدد لی جاتی۔ تجربہ کار مدرس سے اس کی توقع کی جاسکتی تھی۔ (م-س)

ماہنامہ THE VOICE OF ISLAM 'مدیر: پروفیسر عبدالقدیر سلیم اور دیگر۔ جمعیت الفلاح 'اکبر روڈ 'صدر کراچی ۷۴۴۰۰۔ صفحات: ۶۲۔ قیمت: فی پرچہ ۲۰ روپے 'زر سالانہ: ۱۰۰ روپے۔

بین الاقوامی معیار کا زیر نظر انگریزی مجلہ جمعیت الفلاح کراچی ۴۴ سال سے شائع کر رہی ہے۔ اس کے مدیروں کے سلسلۃ الذہب میں پروفیسر خورشید احمد اور ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری جیسے نامی گرامی افراد شامل رہے ہیں۔ گذشتہ نصف صدی میں اس نے کئی اہم میدانوں میں قیمتی خدمت انجام دی ہے۔ کچھ تعطل کے بعد اب پھر اجرا ہوا ہے۔ زیر نظر شمارے میں کئی قیمتی مقالات شامل ہیں۔ خالد اسحاق نے عالم اسلام کو درپیش چیلنج کے عنوان سے کرپشن اور بیرونی امداد کے تعلق اور سیکولرازم اور آمریت پر گفتگو کرتے ہوئے اتحاد امت کی ضرورت اور مسلم اہل دانش کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر محمد رفیع الدین (اسلام اور عالمی امن) 'ڈاکٹر ایس ایم قریشی (مغرب سے تنازع کی بنیادیں) 'ڈاکٹر سید احسان اللہ (جینیاتی انجنیری اور شریعت) اور پروفیسر مسعود عباس ملک (بلیک مارکیٹ میں بلیک منی) کے اہم مقالے اس رسالے کو نہایت وقیع اور قابل مطالعہ بناتے ہیں۔ انگریزی پڑھنے والوں کے لیے یہ عصری مسائل کی اسلامی تفہیم کے راستے کھولتا ہے۔ اس کی باقاعدگی سے اشاعت جمعیت الفلاح جیسے ادارے کے مقاصد کے حصول میں (جس کے بانیوں میں مولوی تمیز الدین اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی جیسے نام ہیں) اہم کردار ادا کرے گی۔ (م-س)

Key to al-Baqarah 'خرم مراد۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن لسٹر۔ ملنے کا پتہ: بک پروموٹرز 'مرکز ایف۔سیون 'اسلام آباد۔ صفحات: ۳۶۔ قیمت: درج نہیں۔

مدیر ترجمان بغرض علاج برطانیہ میں مقیم ہیں۔ اس کا ایک ثمر قرآن پاک کی طویل ترین سورت کی زیر نظر ۳۶ صفحات کی کلید کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ یہ اپنی خوبصورت پیشکش سے نظر کو خوش کر دیتا ہے اور مطالعہ پر قرآن کے خزانوں میں سے اس پہلے خزانے (Treasures of

(Quran Series_1) سے قلب و ذہن مالا مال ہوجاتے ہیں۔ امت مسلمہ کے زوال کے اسباب اور عروج کی شاہراہ بنی اسرائیل کے عروج و زوال کے آئینے میں صاف نظر آتی ہے۔ قرآن کا نسخہ شفا امت کے تمام امراض کا تیر بہدف علاج ہے--- شرط استعمال ہے--- لیکن سورۃ بقرہ تو موجودہ مرحلے میں جیسے پکار پکار کر بلاتی ہے اور جتاتی ہے کہ ذلت اور مسکنت سے نجات پانا ہے اور اپنے رب کو راضی کر کے اس دنیا میں امامت و قیادت کا منصب سنبھالنا ہے تو کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے۔ اکیسویں صدی کی آمد آمد پر اس سے زیادہ بر موقع بات شاید کوئی دوسری نہیں۔ مصنف نے ۲۸۶ آیات کو ۷ حصوں میں تقسیم کر کے ان کے موضوعات کو بیان کیا ہے: ہدایت کے اصول' بنی اسرائیل کی عہد شکنی' مسلم امت کا مشن' دین و شریعت کے اصول' اجتماعی زندگی کے اصول و قوانین' جہاد و انفاق اور اخلاقی و روحانی سرچشمے۔ مرکزی مباحث کا الگ عنوان قائم کر کے ۸ موضوعات پر اشارات دیے ہیں۔

مصنف نے اپنی زندگی قرآن پاک پر غور و فکر کے لیے وقف کی' اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کے پیغام کا درد اور فہم عطا کیا اور یہ توفیق دی کہ اس میں دوسروں کو شریک کریں۔ انھوں نے کوئی تفسیر لکھنے کے بجائے' درس' خطبے اور مختصر کتابچوں کے ذریعے کو اپنایا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دل جاگیں اور خالق و مالک کے بتائے ہوئے راستے پر لگ جائیں۔

ایک رائے کے مطابق مسلمانوں کی مستقبل کی زبان انگریزی ہے۔ انگریزی میں معیاری اشاعت کسی چیز کے مسلم اور غیر مسلم تمام ممالک میں پہنچنے کا راستہ کھول دیتی ہے۔ خرم مراد کی شستہ' رواں اور خوب صورت انگریزی' ان کے افکار کی اشاعت کا موثر وسیلہ ہے اور یقیناً قرآن کے خزانے دنیا کے ہر حصے میں' ہر طرح کے انسانوں تک پہنچانے کا ذریعہ۔ خود ہمارے ملک میں بھی جس گلوبل کلچر کی یلغار ہے' وہ انگریزی کی جلو میں ہی ہے۔ تعصب کو ایک طرف رکھ کر' یہ اہتمام ہونا چاہیے کہ قرآن کی دعوت' بندوں کے لیے ان کے خالق کا پیغام اس طرح کے کتابچوں کی مدد سے ان افراد میں پھیلایا جائے جو یہی زبان سمجھتے ہیں۔ (سلیم منصور خالد)